THE ALFAZL QADIAN

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قل ان الفضل بید الله یؤتیه من یشاء والله واسع علیم

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا | اب گیا وقتِ خزاں آئے ...

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر:۔ غلام نبی ٭ اسسٹنٹ:۔ مہر محمد خان ٭

نمبر ۸۵ | مورخہ یکم مئی ۱۹۲۲ء | یوم دوشنبہ | مطابق ۳ رمضان ۱۳۴۰ھ | جلد ۹

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح ۔ اخبار احمدیہ صـ۱

حضرت مرزا صاحب کی در پردہ خوشہ چینی کافی نہیں ٭ صـ۴

بانی آریہ سماج اور موجودہ گورنمنٹ غریبوں کی آزادی سوراج اور خلافت صـ۴

خطبہ جمعہ (مشاورت) صـ۵

ایک غیر مبائع کی خوش فہمی صـ۸

فہرست نو مبایعین صـ۹

اشتہارات صـ۱۰

خبریں صـ۱۱-۱۲

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں ٭

ہلال رمضان ۲۸ اپریل کو دیکھا گیا اور ۲۹ کو پہلا روزہ ہوا مولانا حافظ روشن علی صاحب حسب معمول ظہر و عصر کے درمیان روزانہ ایک پارہ درس قرآن کریم دیا کرینگے ٭

مسجد اقصیٰ میں صاحبزادہ میاں ناصر احمد سلمہٗ عشاء کے وقت اور مسجد مبارک میں قاری محمد یٰسین صاحب سحری کے وقت قرآن کریم سناتے ہیں ٭

۲۵ تاریخ بعد نماز عصر طلباء مدرسہ احمدیہ نے امسال "مولوی فاضل" کا امتحان دینے والے طلباء مدرسہ کو ٹی پارٹی دی جس میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی اور بعض دیگر اصحاب بھی مدعو تھے۔ طلباء کی طرف سے

اخبار احمدیہ

چندہ خاص بر موقعہ مجلس شوریٰ حسب ذیل نقد چندہ موصول ہوا:۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز	۱۵۰
مولوی انوار حسین صاحب شاہ آباد ہردوئی	۳۰
حامد حسین خان صاحب۔ میرٹھ	۱۰۰
غلام نبی صاحب ڈیرہ دون	۱۰۰
سراج الحق صاحب پٹیالہ	۳۰
جماعت نوشہرہ	۵۰
غلام نبی صاحب اوعو وال	۵

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے خطبہ جمعہ کے بعد قادیان کے کارکنان صیغہ جات و دیگر اصحاب و مستورات ان کی آمد و چندہ خاص کا حساب شروع کر دیا گیا ہے۔

بیس صیغہ جات میں سے گیارہ کی رپورٹ آچکی ہے کل ۹۵ کارکنان کی آمد ماہوار ۲۵۴۰ روپیہ ۲ر ہے اور ان کا چندہ خاص ۳۲۵۰ روپیہ ۸ر۔ ہر ایک سے کم از کم ایک ایک ماہ کی آمد لی جا رہی ہے۔ دیگر اصحاب سے بھی چندہ جمع ہو رہا ہے۔ اب تک قادیان سے وعدے و نقد کل رقم ۱۲۸۷ روپیہ ۱۵ر ہوئی ہے۔

ضلع لائل پور بہلولپور ۱۱۵ روپے ۳ر۔ علی آباد ۲۵۰

ناظر بیت المال قادیان

ایک قدیم احمدی کا خط حضرت خلیفۃ المسیح کے نام

یہ عاجز حضرت اقدس علیہ السلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا ادنیٰ خادم اور عاشق زار ہے۔ کیونکہ اس عاجز کو بذریعہ خواب قبل از دعویٰ مسیح موعود خدا تعالیٰ کی طرف سے اطلاع ہو چکی تھی۔ چونکہ اول بیعت بمقام لودھیانہ میں ہوئی۔ اسوقت ہجوم زیادہ تھا۔ اور یہ عاجز بحکم حضرت اقدس علیہ السلام متفرق کاموں پر مامور تھا۔ اسلئے اول روز بیعت نہ ہوئی دوسرے روز بوقت دس بجے صبح بیعت کی۔ الحمدللہ کہ جناب کی بیعت کا فخر حاصل ہے۔ اور آپ کو سچا اور بموجب الہام مسیح موعود علیہ السلام ایمان رکھتا ہوں۔
آپ کا خادم
خاکسار نور احمد احمدی۔ سوداگر پشمینہ متوطن لودھیانہ

امسال حج پر جانیوالے احمدی

بندہ کا ارادہ اس سال حج پر جانے کا ہے۔ آپ مہربانی کر کے اخبار الفضل میں اعلان کر دیویں۔ جو احباب حج پر جانا چاہتے ہیں۔ وہ اخبار میں اعلان کر دیں تاکہ سب احباب کو علم ہو جائے۔ اور کسی مقررہ تاریخ پر سب اکٹھے ہو سکیں۔ اور سفر میں ایک دوسرے کے رنج و راحت اور کھانا وغیرہ میں خیال ہو۔
شیر خان احمدی محلہ موری دروازہ شہر سیالکوٹ

دھوکہ سے بچو

ایک شخص نے اپنا پتہ یہ بتایا:- خیر الدین درزی احمدی کراچی۔ صدر بازار۔ رئیس کمپ۔ اور جماعت احمدیہ امرتسر سے بیس روپے قرض لیا کہ میں واپس کر دوں گا۔ مگر تاحال نہیں دیا۔ کوئی صاحب پتہ لگا کر اطلاع دیں۔
مستری اللہ بخش وزیر ہند۔ امرتسر

ایک تجویز

چونکہ بعض بڑے شہروں میں ہماری جماعت بہت قلیل تعداد میں ہے۔ اسلئے کوئی احمدی بھائی نو وارد آسانی سے پتہ نہیں لگا سکتا۔ اس لئے میرے خیال میں ہر ایک جگہ کے احمدی سکرٹری اپنی اپنی حدود کے ڈاکخانہ میں نام درج کروا دیں۔ کہ سکرٹری انجمن احمدیہ کے نام پر اگر کوئی چٹھی موصول ہو۔ تو ہمیں پہنچا دیویں۔ اس سے بہت فائدہ ہوگا۔ اور ناحق غیر احمدیوں سے دریافت کرنے کی سردردی نہ کرنی پڑیگی۔
خاکسار مرزا محمد شریف بیگ اسسٹنٹ جیلر دہلی جیل

اعلان نکاح

عبد الحکیم خان خلف عبد الواحد خان صاحب ساکن رجمنٹل بازار چھاؤنی میرٹھ کا نکاح حلیمہ بنت محمد خان برادر عبد الواحد خان ساکن رجمنٹل بازار چھاؤنی میرٹھ سے ایکہزار روپیہ مہر پر ۲۷ اپریل ۱۹۲۲ء کو ہوا خطبہ نکاح اس عاجز نے پڑھا۔ صدیق احمدی از میرٹھ

ولادت

سکرٹری برادر خواجہ عبد اللہ جو صاحب کے ہاں فرزند تولد ہوا۔ خدا تعالیٰ مولود مسعود کی عمر میں برکت دے۔ عبد الغفار احمدی ٭

(۲) اللہ کے فضل و کرم سے میرے گھر لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ مورخہ ۴ یکم کو مبلغ ایک روپیہ برائے غربا فنڈ ارسال ہے (پہنچ گیا) محمد سعید کھوکھر کلرک ڈاکخانہ سرگودہا (۳) ۹۔ اپریل کو برادرم تاج الدین زرگر کو اللہ تعالیٰ نے فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے۔ ایک روپیہ بذریعہ منی آرڈر اعانت فنڈ میں ارسال خدمت ہے۔ نیازمند:- محمد میر سکرٹری انجمن احمدیہ ظفروال

درخواستہائے دعا

ڈاکٹر محمد شفیع ویٹرنری اسسٹنٹ بھالیہ بخار سے بیمار ہیں۔ التماس ہے۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔ فیض اللہ ویٹرنری کمپونڈر بھالیہ (۲) خاکسار کے بھائی شیخ عبد الرشید احمدی عرصہ ایک ہفتہ سے بیمار ہیں۔ احباب بھائی صاحب کی صحت یابی کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں کاروبار کی ترقی کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ شیخ عبد الحمید ڈیرہ دون (۳) میرا ایک مقدمہ دائر ہے۔ احباب اس کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ کامیابی پر انشاء اللہ تو پانچ روپے الفضل کے غریب فنڈ میں دوں گا۔ نیز احباب میری دینی اور دنیوی کامیابی کے لئے بھی دعا فرماویں۔ خاکسار محمد ابراہیم قادیان (۴) میرے بڑے بھائی مستری امین صاحب کی بیوی کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ استدعا دعا ہے۔ بندہ مہر اللہ احمدی چک لالہ۔ (۵) ہمارے برادر جناب احمد حسین صاحب احمدی کی تین لڑکیوں کو اور ایک لڑکے کو چیچک نکلا ہے۔ احباب سے استدعا ہے کہ دعا فرماویں۔ خاکسار حسن احمد قریشی سکرٹری انجمن احمدیہ مدراس۔ (۶) امسال حسب ذیل اصحاب مختلف امتحانوں میں شامل ہوئے۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں میڈیکل کالج - لعل دین احمد۔ سردار علی - محمد شریف آرٹ کالج محمد احمد - غلام حیدر - حافظ دین - محمد شریف بی۔ اے محمد ابراہیم - نثار احمد۔ فضل الدین - مطیع الرحمن۔ عصمت اللہ صفدر علی - شیخ بشیر احمد - عبد القدیر - بشیر احمد چودہری والسلام تابعدار لعل دین احمد۔ از لاہور (۷) خاکسار کی بیوی ایک عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب دعا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ اسکو کامل صحت عطا فرمائے۔ خاکسار شیخ صالح محمد از کیمبل پور کمپنی

(۸) جناب نور محمد خان صاحب ذیلدار کوٹلہ مبارک ریاست بہاولپور بعارضہ چشم بیمار ہیں۔ احباب توجہ سے دعا صحت فرمائیں۔ صاحب موصوف وعدہ فرماتے ہیں کہ صحت ہونے پر ایک غریب کے نام ہر سال اخبار اپنی گرہ سے قیمت دیکر جاری کرا دیا کرینگے۔ (۹) مجھ پر کئی طرح کی مصیبتیں ہیں احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ اس ناچیز کی کمزوریوں پر پردہ ڈالے اور رحم کرے۔ غلام محمد از لاہور (۱۰) دینی و دنیوی مشکلات کی رفع ہونے کے لئے بخدمت برادران جماعت احمدیہ درخواست دعا ہے۔ خاکسار غلام حسین احمدی پٹواری مقام احمد نگر (۱۱) میرے بھائی مولوی نواب الدین صاحب سخت بیماری میں مبتلا ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ از خاکسار محمد علی احمدی۔ میدک ریاست حیدرآباد دکن

نماز جنازہ

ملک گل محمد صاحب محرر محکمہ آبادی سرگودہا کی اہلیہ بعارضہ ذیابیطس فوت ہو گئی ہیں اس کا جنازہ غائب پڑھا جائے۔ محمد عبد اللہ (۲) میرے چھوٹے شیخ عبد الحق بعارضہ نمونیہ صرف دو روز بیمار رہکر فوت ہو گئے۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔ شیخ فضل حق سکرٹری انجمن احمدیہ بیرادر (۳) مولوی کرم الدین صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ ڈنگہ فوت ہو گئے ہیں۔ احباب مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں۔ احمد دین احمدی ڈنگہ ضلع گوجرات (۴) میرا چھوٹا بھائی مسمی ابراہیم فوت ہو گیا ہے۔ جنازہ کی درخواست ہے عبد اللہ جان احمدی از قلعہ صوبہ سنگھ (۵) میرا لڑکا بشیر احمد فوت ہو گیا ہے۔ جنازہ غائب پڑھنے کے لئے درخواست ہے۔ محمد صغیر احمدی۔ ڈنگہ (۶) میری والدہ بتقدیر الٰہی اس دنیائے فانی سے مورخہ ۱۰۔ اپریل ۱۹۲۲ء کو رحلت کر گئی ہیں۔ احباب مرحومہ کا جنازہ غائب پڑھیں سید علی اکبر شاہ چک ۱۱/۱۶ ضلع شاہپور (۷) برادر نور محمد احمدی کی والدہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔ خاکسار جمیل اللہ احمدی سنگرور (۸) والدہ چودہری نور احمد صاحب احمدی ساکن داتہ زید کا فوت ہو گئی ہیں۔ احباب سے درخواست نماز جنازہ ہے۔ خاکسار محمد عبد اللہ۔ ساکن داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ

495

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دار الامان - یکم مئی ۱۹۲۳ء

حضرت مرزا صاحب کی درپردہ خوشہ چینی کافی نہیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کی جو بے نظیر صداقتیں وضاحت اور دلائل کے ساتھ ظاہر فرائی ہیں۔ ان میں سے ایک بہت بڑی صداقت یہ بھی پیش کی ہے۔ کہ اسلام کی تعلیم ہے۔ دنیا کی کوئی قوم ایسی نہیں جس میں کبھی نبی نہ آئے ہوں۔ اسی تعلیم کے رو سے آپ نے ہندوستان میں حضرت کرشن اور رام چندر کو خدا کے پیارے اور برگزیدہ قرار دیا۔ اور ان کی عزت و تکریم کرنا مسلمانوں کے لئے ضروری بتایا۔ لیکن بجائے اس کے کہ مسلمان اس صداقت کا جس سے تمام مذاہب پر اسلام کی برتری ثابت ہوتی ہے۔ اعتراف کرتے انہوں نے حضرت مرزا صاحب کو نعوذ باللہ کافر قرار دینے کے لئے اسے بھی ایک وجہ ٹھہرایا۔ اور آپ پر کفر کا فتویٰ لگانے کا ایک باعث یہ بھی بتایا کہ آپ کرشن جی اور رامچندر جی کو خدا کے پیارے اور اپنے زمانہ کے ہادی قرار دیتے ہیں۔ لیکن صداقت آخر صداقت ہی ہے۔ اب ہم دیکھ رہے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کی پیش کردہ اس صداقت کا مسلمان نہ صرف خود اعتراف کر رہے ہیں۔ بلکہ اسے مخالفین اسلام کے سامنے بڑے زور کے ساتھ بطور اسلام کی خوبی کے پیش کر رہے ہیں۔ چنانچہ وکیل ۱۰ اپریل میں "ندائے اللہ اکبر" کے عنوان سے "حضرت طبیب کے قلم سے" ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں دیگر مذاہب کے مقابلہ میں "اسلامی کشادہ دلی" کا ثبوت دیتے ہوئے لکھا ہے:۔

"ہم حضرت مہاراج کرشن۔ مہاراج رامچندر جی اور بابا نانک صاحب علیہ الرحمۃ کا نام جس ادب سے لیتے ہیں۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ ہمارا مذہب اور قرآن اور رسول تو یہ کہتا ہے کہ کسی مذہب کے بزرگ کی شان میں گستاخی نہ کرو۔ ہمیں تو ایک مسلّم اور اسلامی کشادہ دلی کے تحت یہ تعلیم دی گئی ہے کہ کوئی قوم اور کوئی اُمت بھی ہادیوں سے خالی نہیں رہی"

بیشک اسلام نے یہ تعلیم دی ہے۔ لیکن گذارش یہ ہے کہ اسلام کی اس تعلیم کو دنیا کے سامنے اسقدر وضاحت کے ساتھ اسقدر مدلل طور پر پیش کس نے کیا۔ اور کس نے اس کے مطابق کرشن جی مہاراج کو قابل احترام بزرگ بتا کر ہزارہا لوگوں سے منوایا۔ بلا شک و بلا شبہ وہ انسان حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی ہیں لیکن افسوس کہ مسلمان جہاں اس صداقت کا اعتراف کر رہے ہیں۔ وہاں ان کی یہ بھی کوشش ہے کہ حضرت مرزا صاحب کی طرف اسے منسوب ہونے دیں۔ پچھلے دنوں خود اخبار "وکیل" نے اسی بات کو پیش کیا لیکن اس سے اتنا نہ ہو سکا۔ کہ اس کے ساتھ حضرت مرزا صاحب کا بھی ذکر کر دیتا۔ اسی طرح مذکورہ بالا "ادیب صاحب" نے نہ صرف حضرت مسیح موعود کی بیان فرمودہ اس اسلامی تعلیم کو پیش کرتے ہوئے انکی طرف اشارہ تک نہیں کیا۔ بلکہ آپ کے اشعار بھی یونہی نقل کئے ہیں۔ مضمون نویس کی جو عبارت اوپر نقل کی گئی ہے۔ اس کے ساتھ انہوں نے حسب ذیل اشعار بھی درج کئے ہیں:۔

اُمتے ہرگز نبودہ در جہاں
کاندر آں نامد بوقتے منذرے

اول آدم آخر شان احمد است
اے خنک آں کس کہ بیند آخرے

انبیاء روشن گہر ہستند لیک
ہست احمد زاں ہمہ روشن ترے

ما ہمہ پیغمبراں را چاکریم
ہمچو خاکے اوفتادہ بر درے

ہر رسولے کو طریق حق نمود
جان ما قرباں براں حق پرورے

یہ اشعار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مشہور کتاب براہین احمدیہ کے ہیں۔ جن میں بتایا گیا ہے۔ کہ دنیا میں کوئی امت ایسی نہیں۔ جس میں کسی وقت کوئی ڈرانیوالا نہ آیا ہو۔ ایسے برگزیدہ انسانوں میں اول آدم علیہ السلام ہوئے اور اُن کے آخر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام ہی انبیاء روشن گہر ہیں۔ لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ روشن ہیں۔ ہم تمام پیغمبروں کے جو خواہ کسی قوم میں آئے۔ خادم ہیں اور ان کے دروازہ کی خاک ہیں۔ ہر ایک رسول جس نے حق و صداقت کا رستہ دکھایا۔ اس حق کے حامی پر ہماری جان قربان ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیش کردہ اس اسلامی تعلیم کو آپ کی طرف منسوب کئے بغیر بیان کرنے پر ہمیں صرف اس لئے گلہ ہے کہ یہ طرز عمل اختیار کرنے والے نہ خود اس عظیم الشان انسان کے دعاوی پر غور کرتے ہیں۔ اور نہ دوسروں کو غور کرنے کا موقع دیتے ہیں۔ جو اس زمانہ میں اسلام کی خوبیوں اور صداقتوں کو دنیا پر ظاہر کرنے اور دوسرے مذاہب پر اسلام کا غلبہ ثابت کرنے کے لئے مبعوث ہوا۔ کیا وہ اتنا نہیں سمجھ سکتے کہ جب آپ کی بیان فرمودہ ایک آدھ صداقت کو لیکر مخالفین اسلام کے بالمقابل مضبوطی اور جرأت کے ساتھ وہ کھڑے ہو سکتے اور ان پر اسلام کی فضیلت ثابت کر سکتے ہیں۔ تو اگر آپ کی ساری تعلیم پر عمل پیرا ہوں۔ اور آپ نے تائید اسلام میں جو نشانات دکھائے۔ اور جو دلائل پیش فرمائے ہیں۔ انھیں سمجھ لیں تو پھر فضیلت اسلام ثابت کرنے کے لئے ان کے ہاتھ بہت زیادہ مضبوط ہو سکتے ہیں۔

ہمارے مسلمان دوستوں کو یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیئے۔ کہ اب دیگر مذاہب پر صداقت اسلام اور فضیلت اسلام انہی دلائل اور براہین کے ذریعہ ثابت ہو سکتی ہے۔ جو حضرت مرزا صاحب نے خدا تعالےٰ سے علم پا کر پیش فرمائے اور مسلمان درپردہ ان کی خوشہ چینی کر کے اس بات کو تسلیم بھی کر رہے ہیں۔ لیکن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس طرح کی خوشہ چینی کافی نہیں ہے۔ بلکہ ضرورت ہے۔ کہ آپ کی ساری تعلیم کو قبول کریں۔

اگر ان کے دل میں اسلام کی محبت ہے۔ اگر وہ اسلام کا بول بالا کرنا چاہتے ہیں۔ تو حضرت مرزا صاحبؑ کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو کر ان آلات سے کام لیں۔ جو آپ نے تیار کئے ہیں۔ اور پھر دیکھیں کیا نتیجہ نکلتا ہے۔

بانیٔ آریہ سماج اور موجودہ گورنمنٹ

سوامی دیانند بانئے آریہ سماج کی تعلیم بھی عجیب گورکھ دھندا ہے ایک وقت اگر اس کا کچھ مطلب بیان کیا جاتا ہے۔ تو دوسرے وقت اس کے بالکل الٹ پیش کیا جاتا ہے۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ ایک آریہ پروفیسر نے سوامی جی کی برتری کے ثبوت میں یہ دعویٰ کیا تھا۔ کہ "عدم تعاون کے جو ذرائع مہاتما گاندھی نے قائم کئے ہیں۔ وہ سب کے سب دیانند کی پولیٹیکل فلاسفی سے لئے ہوئے ہیں" (بحوالہ اخبار پرکاش) اور انہی دنوں لالہ لاجپت رائے نے وید کا ایک منتر اور سوامی جی نے اس کا جو ترجمہ کیا ہے۔ وہ پیش کر کے بتایا تھا۔ کہ اس کے رو سے گورنمنٹ سے قطع تعلق کرنا آریوں کا فرض ہے۔

گویا گورنمنٹ کے خلاف جو کچھ کیا جا رہا ہے۔ اسے فخریہ طور پر سوامی جی کی "پولیٹیکل فلاسفی" اور "تعلیم" کا نتیجہ قرار دیا جا رہا ہے۔ یہ بات درست ہو یا نہ ہو۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ بانئے آریہ سماج کی تعلیم نہ صرف موجودہ گورنمنٹ کے بلکہ ہر ایک اس گورنمنٹ کے جو آریوں کی نہ ہو۔ سخت خلاف ہے۔ خواہ وہ سوراج ہو یا ہوم رول۔ کیونکہ اس میں قطعاً گنجائش نہیں ہے۔ کہ آریوں کے سوا کسی اور مذہب کے لوگوں کو حکومت میں حصہ لینے کی اجازت ہو۔

ایسی صورت میں آریوں کے مشہور اخبار "ستیہ دھرم پرچارک" دہلی کے ایڈیٹر صاحب مہاشہ لکشمن کا یہ بیان حیرت کے ساتھ پڑھے جانے کا مستحق ہے۔ کہ

"میں نے جہاں تک سوامی جی کے جیون چرتر (سوانح زندگی) کو دیکھا ہے۔ ویدوں کی پستکوں کے ایک ایک شبد پر وچار کیا۔ درشنوں [illegible] کے پرشیر (محنت) سے وہی سدھ ہوا۔ کہ مہرشی دیانند نے ورتمان (موجودہ) سرکار کے ورودھ (خلاف) ایک شبد (فقرہ) بھی نہیں کہا۔ ان پر شنسا (تعریف) انیک ستانوں (مختلف مقامات) پر کی ہے یہاں تک کہ ایک بار کہا۔ کہ اگر انگریزی راجیہ نہ ہوتا۔ تو میں ستیہ دھرم پرچار نہ کر سکتا"

اس کے ساتھ ہی سوامی جی کے ان الفاظ کی جن میں انہوں نے موجودہ گورنمنٹ کے خلاف تعلیم دی ہے ایسی تشریح کی ہے جس کے متعلق پرکاش (۲۳ اپریل) لکھتا ہے۔

"ماسٹر جی نے رشی کے ان شبدوں کی جو وچتر (عجیب) ویاکھیا (تشریح) کی ہے۔ اسے آریہ سنسار کے سامنے پیش کر کے ہم ان کا مذاق بنانا نہیں چاہتے"

یہ صحیح۔ لیکن پرکاش کو بھی یہ کہنے کی جرأت انہی ایام میں ہوئی۔ جبکہ گورنمنٹ کی مخالفت کرنا شہرت اور ناموری کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ ورنہ آج سے چند ہی سال پہلے جب ہم نے گورنمنٹ کے خلاف سوامی جی کے شبدوں کو پیش کیا تھا۔ اور آریہ اخبارات نے ان کی "ویاکھیا" مہاشہ لکشمن سے بھی زیادہ "وچتر" کی تھی۔ تو اسوقت پرکاش کو اسے غلط اور ناقابل تسلیم قرار دینے کی جرأت نہ ہوئی تھی۔ زمانہ کے رنگ ہیں۔ اور آریوں کی زمانہ شناسی۔ کہ جیسا موقع دیکھتے ہیں۔ اسی کے مطابق "رشی کے شبدوں" کو لباس پہنا دیتے ہیں۔

عربوں کی آزادی

قائم مقامان جماعت احمدیہ نے ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند کی خدمت میں جو ایڈریس پیش کیا تھا۔ اس میں دیگر امور کے علاوہ یہ بھی کہا گیا تھا۔ کہ حجاز کو صحیح معنوں میں آزاد رکھنا چاہیئے۔ اس پر بعض مسلمان اخبارات نے اس لئے برا منایا تھا۔ کہ ان کے نزدیک ترکی کی ماتحتی سے حجاز کو کسی صورت میں بھی نہیں نکلنا چاہیئے۔ لیکن حالات اور واقعات زمانہ ایسے رنگ میں پلٹے کھا رہے ہیں۔ کہ اب مسلمانوں کے اہل الرائے اور لیڈر بھی یہی مناسب سمجھتے ہیں۔ کہ حجاز کو آزاد رکھا جائے۔ چنانچہ شیخ مشیر حسین صاحب قدوائی بیرسٹر کا ایک مضمون جو حال میں مختلف اخبارات میں چھپا ہے۔ اس میں وہ اپنے آپ کو ترکی کا پورا ہمدرد اور ہواخواہ ثابت کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔

"اب ہم سب کو یہ سمجھ لینا ضروری ہے۔ کہ عربوں کا زیر سیادت سیاسی اتراک اسی طرح رہنا جس طرح وہ قبل از جنگ تھے۔ نہ ممکن ہی ہے۔ اور نہ مفید اسلام ممکن اس لئے نہیں۔ کہ اسے نہ عرب خود چاہتے ہیں۔ اور نہ ترک۔ مفید اسلام اس لئے نہیں کہ جس طرح اس جنگ میں بھی نازک وقت میں تفرقہ ہو گیا۔ اسی طرح ہمیشہ ڈر لگا رہیگا۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ دونوں قومیں بطور خود آزاد رہیں۔" ہمدم۔ ۲۱ اپریل ۱۹۲۲ء

اور یہ انہی کی رائے نہیں۔ بلکہ وہ لکھتے ہیں۔

"مولانا عبد الباری صاحب کا خیال اول دن سے ہے کہ عربوں کو سیاسی طور پر ترکوں سے آزاد ہو جانا چاہیئے"

مسلمانان ہند جب خود سیاسی آزادی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور اسے اپنی تمام مشکلات کا حل سمجھتے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ عربوں کی آزادی انہیں ناگوار گذرے۔ اور جو بات وہ اپنے لئے پسند نہیں کرتے وہ عربوں کے لئے پسند کریں لیکن مشکل یہ ہے کہ اکثر انسان اپنے اور دوسروں کے بارے میں مساوی فیصلہ کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔

سوراج اور خلافت

شیخ صاحب موصوف کے مضمون میں ایک اور قابل توجہ بات یہ ہے۔ کہ لکھتے ہیں

"ہندوستان کے مسلمانوں کا یہ خیال صحیح نہیں کہ سوراج کی فکر کرنے سے خلافت کی آزادی کی فکر ہو سکیگی"

جوں جوں مسلمان غور کریں گے انہیں اپنے اس خیال کی غلطی معلوم ہوگی۔ اور انہیں پتہ لگیگا۔ کہ برادران وطن کے اس وعدہ سے اور مسلمان لیڈروں کے اس پر یقین دلا کر مسٹر گاندھی کی پیروی کرانے سے انہوں نے کس قدر نقصان اٹھایا ہے۔ لیکن نقصان اٹھا لینے کے بعد سمجھ آئی۔ تو کیا فائدہ۔ اور وقت گذر جانے کے بعد ہوش آئی تو کیا حاصل۔ مناسب تو یہ ہے کہ اسوقت اپنی غلطی کو سمجھیں اور اس سے بچنے کی کوشش کریں۔ سوراج کے حصول پر "خلافت" کی چارہ سازی کا وعدہ ایسا وعدہ ہے جس کے ایفا کا کبھی وقت نہیں آئیگا۔ اور اگر آ بھی جائے تو وہ خلافت ہی کیا ہوئی۔ جو غیر مسلموں کی قوت بازو کی مرہون ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خطبہ جمعہ

مشاورہ

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ

فرمودہ ۲۱- اپریل ۱۹۲۲ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اس ہفتہ کے دوران میں ہماری جماعت کی مجلس شوریٰ کا انعقاد ہوا تھا۔ شوریٰ تو ہمیشہ ہوتا ہی رہتا ہے۔ جس قدر کام ہوتے ہیں۔ انہیں ایسے لوگوں کو جو مشورہ دینے کے اہل ہوتے ہیں۔ بلوا کر ان سے مشورہ لیا ہی جاتا ہے مگر موجودہ زمانہ کی سہولتوں سے فائدہ اٹھا کر اور آمد و رفت کے ذرائع میں جو ترقی ہوئی ہے۔ اس سے کام لیتے ہوئے میں نے اپنی جماعت کے ان لوگوں کے قائم مقام بھی بلوائے۔ جو قادیان سے باہر رہتے ہیں۔

درحقیقت

انسانی ترقی

کے لئے آپس میں ملنا جلنا اور آپس کے مشورہ سے فیصلہ کرنا ایسی لازمی اور ضروری بات ہے کہ اس کے بغیر کامیابی نہیں ہو سکتی۔ یہ تمام دنیا جو بنی ہے۔ مختلف افراد کی محنتوں کے نتیجہ میں بنی ہے۔ مگر ہم کبھی غور نہیں کرتے کہ ہر ایک بات میں دوسروں کے کام کا کہاں تک دخل ہے اگر ہم غور کریں تو سہولت کے ساتھ معلوم ہو جائے کہ درحقیقت تمام دنیا کا کاروبار مختلف افراد کے کام کرنے کا نتیجہ ہے

ایک بزرگ کا مقولہ

مشہور ہے۔ مرزا مظہر جان جاناں ایک مشہور بزرگ گذرے ہیں جو دہلی کے رہنے والے تھے۔ اور ان کے خلیفہ جو ان کے بعد ہوئے۔ ایک دن ان کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ کوئی شخص لڈو لایا انھوں نے ان لڈوؤں سے دو اٹھا کر اپنے اس شاگرد کو جو ظاہراً بہت محبوب اور پیارا تھا۔ دے۔ کچھ دیر کے بعد [illegible] کہا میاں غلام علی! میں نے تمہیں دو لڈو دیئے تھے کہاں ہیں۔ انہوں نے کہا حضور کھا لیے۔ انھوں نے کہا ہیں دونوں کھا لیے! اس نے کہا حضور وہ چیز ہی کیا تھے چھوٹے چھوٹے تو تھے۔ کہنے لگے کیا سچ مچ تم نے دونوں کھا لیے۔ اس نے کہا ہاں دونوں کھائے اس پر انہوں نے تعجب کیا۔ ادھر تو وہ اس کے کھانے پر تعجب کریں۔ اور ادھر مرید کو تعجب ہو رہا کہ پیر صاحب کہتے کیا ہیں۔ ایسے لڈو تو انسان کئی کھا جاتا ہے۔ غرض کہ دونوں حیرت میں تھے۔ آخر مرید کو خیال گذرا دریافت تو کروں کس طرح لڈو کھائے جاتے ہیں۔ اس نے پوچھا آپ فرمائیے کس طرح کھانے چاہیئے تھے۔ انھوں نے کہا پھر جب کبھی آئیں۔ اسوقت یاد دلانا۔ کچھ دنوں کے بعد کوئی شخص پھر لڈو لایا۔ شاگرد نے عرض کی آپ نے فرمایا تھا۔ جب لڈو آئیں یاد دلانا کھانے کا طریق بتایا جائیگا اس پر انھوں نے اپنا رومال بچھایا۔ اور اس پر ایک لڈو رکھ کے مرید سے مخاطب ہو کر کہنے لگے۔ دیکھو یہ لڈو کن کن چیزوں سے بنا ہے۔ اسمیں میٹھا ہے۔ گھی ہے۔ میدہ ہے۔ اس کے لیے آگ جلائی گئی۔ اور اس سے پکایا گیا۔ اس آگ کے جلانے میں کئی چیزیں استعمال ہوئیں۔ چولھا ہے۔ لکڑیاں ہیں۔ آگ جلانے والے آدمی ہیں۔ برتن۔ برتن مانجھنے والے آدمی ہیں۔ تب یہ بنا۔ یہ کہہ کر لڈو سے ذرا سا ٹکڑا جو چند رتی کا ہو گا۔ توڑا اور کہا کجا مرزا مظہر جان جاناں اور کہاں یہ کام جو اللہ تعالیٰ اس کے لئے کر رہا ہے۔ کجا میں۔ اور کجا خدا کی یہ رحمت کہ اتنے لوگوں کو اس نے میری خدمت میں لگا دیا۔ یہ کہا۔ اور پھر سبحان اللہ سبحان اللہ کرنا شروع کر دیا۔ پھر کہا دیکھو کھانڈ جو اس میں استعمال کی گئی۔ کس طرح مہیا ہوئی۔ اس کے بنانے میں کتنے لوگ لگے۔ کتنوں نے خریدا اور کتنوں نے بیچا۔ پھر اس کی تیاری کے لئے کیا کیا محنتیں کی گئیں۔ کتنے لوگ راتوں کو جاگے۔ اور جاگ کر تیار کی۔ کہاں سے لکڑیاں لائے۔ اور آگ جلائی اور کڑاہوں میں پکایا۔ میل صاف کی۔ پھر جن گنوں سے بنی ان کی تیاری میں کتنے لوگ لگے۔ کھیتوں میں بونے اور گنا اس جگہ کرنے میں کتنے مصروف رہے۔ اس طرح کھانڈ بنی۔ اور اتنے آدمی خدا نے اس لئے لگائے کہ مرزا مظہر جان جاناں لڈو کھائے۔ یہ کہہ کر اس بات کا لطف اٹھانے لگے۔ اور سبحان اللہ سبحان اللہ کہنے لگ گئے۔ پھر کہا اسی پر بس نہیں۔ دیکھو وہ لوہا جس سے ہل بنایا گیا۔ کہاں سے نکالا گیا اور کس طرح صاف کیا گیا۔ اسی طرح ایک ایک بات کو بیان کر کے خدا کی تعریف کرنے لگے اور سب کام کرنیوالوں کا ذکر کرنے لگے۔ اور اگر دیکھا جائے تو کوئی پیشہ ایسا نہیں رہ جاتا۔ جس کا دوسروں کے ساتھ تعلق اور رابطہ نہ ہو۔ جو لوگ کام کرنے والے ہوتے ہیں۔ وہ بیمار بھی ہوتے ہیں۔ اور ڈاکٹر طبیب ان کی خدمت کرتے ہیں اسی طرح بیان کر رہے تھے کہ اتنے میں اذان ہو گئی۔ اور لڈو وہیں رکھ کر نماز پڑھنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ کچھ کھاتے ہی نہیں تھے۔ اگر وہ اسی طرح کھانا کھاتے تھے تو جیتے کس طرح تھے۔ دراصل یہ

سبق

تھا۔ جو انہوں نے اپنے شاگرد کو دیا کہ ہر چیز کھاتے وقت اس طرح کرنا چاہیئے۔ گویا ایک مومن کے دل میں یہ باتیں ہونی چاہیئے جو وہ منہ سے کہہ رہے تھے۔ اور چونکہ وہ زبان سے شاگرد کو سبق دے رہے تھے اسلئے کھا نہ سکے۔ ورنہ اگر وہ زبان سے نہ بولتے تو ان خیالات کو بھی دل میں دہرا لیتے۔ اور لڈو بھی کھا لیتے۔

اسطرح انہوں نے بتایا کہ چھوٹے سے چھوٹے کام پر ہزاروں لاکھوں انسان لگے ہوئے ہیں۔ اور اتنے مختلف مذاق کے لوگ ملکر لگے ہیں۔ اسلئے کام ہوتے ہیں جسطرح یہ کام اگر لوگ نہ کریں۔ تو نہیں ہوتے اسی طرح صحیح رائے بھی اسوقت تک معلوم نہیں ہو سکتی جب تک

مختلف مذاق کے لوگ

مشورہ نہ دیں۔ کیونکہ ایک بات ایسی ہوتی ہے جو ظاہر میں بری نہیں ہوتی لیکن اندر سے بری ہوتی ہے۔ اور اس کا پتہ طبائع کے اختلاف سے لگ سکتا ہے۔ بعض کو وہ بری لگیگی۔ اور بعض کو بری نہیں لگیگی۔ مثلاً قتل۔ ڈاکہ۔ چوری۔ زنا تو تمام طبائع برا سمجھتی ہیں۔ مگر کئی ایسی بدیاں ہیں۔ کہ بعض ان کو بدی نہیں سمجھتے۔ اور بعض سمجھتے ہیں۔ اسی طرح بعض نیکیاں ایسی ہوتی ہیں۔ جو بعض کو معلوم ہوتی ہیں۔ اور بعض کو نہیں معلوم ہوتیں۔ لیکن جب مختلف طبائع ملکر غور کرتی ہیں۔ تو پھر ایک درمیانی رستہ نکالنے کے لئے آسانی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور پتہ لگ جاتا ہے کہ اگر اسپر چلایا جائے۔ تو قریباً قریب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سب چن سکتے ہیں۔ تو مشورہ کا فائدہ ہوتا ہے۔ اسی لئے ہی جو آتے وہ مشورہ لیتے رہے۔ لیکن تعجب آتا ہے۔ کہ جتنا انسان عقل میں کمزور ہوتا ہے اتنا ہی اپنے آپ کو مشورہ سے آزاد سمجھتا ہے۔ گویا اس بارے میں

لوگوں کا اُلٹا رویّہ

ہے۔ دنیا میں قاعدہ ہے کہ جتنا کوئی زیادہ بیمار ہو اتنا ہی ڈاکٹر کی طرف زیادہ متوجہ ہوتا ہے۔ اور جتنا اچھا ہوتا جاتا ہے اتنا ہی ڈاکٹر سے آزاد ہوتا جاتا ہے۔ لیکن مشورہ کے متعلق یہ ہے۔ کہ جتنے عقل میں کامل ہوتے ہیں۔ مشورہ پر زور دیتے ہیں۔ اور جتنے عقل میں کمزور ہوتے ہیں مشورہ میں آزاد ہوتے ہیں۔ حتی کہ طبائع بڑھتی بڑھتی یہاں تک ترقی کر جاتی ہیں۔ جیسا کہ پچھلے خطبہ میں میں نے بتایا تھا۔ خدا تعالیٰ سے بھی اپنے آپ کو بے نیاز سمجھ لیتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے متعلق مشورہ کا لفظ تو نہیں بولا جا سکتا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہدایت آتی ہے۔ مگر یہ بھی مشورہ ہی ہوتی ہے۔ کیونکہ راہ نمائی کرتی ہے۔ تو یہاں تک لوگ کو عقل میں ترقی کر جاتے ہیں۔ اور کہہ دیتے ہیں کہ ہمیں خدا کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ مگر یہ انکی نادانی ہوتی ہے۔

مومن کا کام

یہ ہے۔ کہ مشورہ لے اور دوسروں کی رائے کا احترام کرے دنیا میں جس قدر جھگڑے اور لڑائیاں ہوتی ہیں۔ اسی لئے ہوتی ہیں۔ کہ لوگ اپنی اپنی رائے پر زور دیتے ہیں۔ اگر ان کی صحیح رائے ہو۔ تو بھی وہ جہالت پر ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ ایسے رستہ پر چل رہے ہوتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ اگر ان کی رائے صحیح ہو۔ تو دس دفعہ ٹھوکر بھی کھائینگے۔ کیونکہ انہیں یہ خیال پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ انہیں کسی کے مشورہ کی ضرورت نہیں۔ لیکن مومن کا یہ کام نہیں۔ جتنے فساد اور لڑائیاں پیدا ہوتی ہیں۔ ان کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ لوگ اپنے اوپر تکالیف کر لیتے ہیں۔ کہ ہماری رائے صحیح ہے۔ اور جب ان کی رائے اور ارادہ کے خلاف کوئی بات کی جائے۔ تو اسے قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ اسی طرح ان کی خودسری ظاہر ہوتی ہے۔ مشورہ کے اور فوائد کے علاوہ ایک یہ بھی فائدہ

ہے۔ کہ یہ

اطاعت کی عادت

ڈالتا ہے۔ کیونکہ اگر ایک شخص مشورہ کر کے اپنے ماتحتوں کی رائے قبول کرتا ہے۔ تو وہ اپنے افسروں کی بات بھی ضرور قبول کرتا ہے۔ اس سے اطاعت کی عادت پڑتی ہے۔ اور خوشی سے انسان بڑوں کی بات مان سکتا ہے۔ کیونکہ وہ عادی ہو جاتا ہے۔ لیکن جو مشورہ نہیں کرتا اس کے اندر اطاعت کا مادہ نہیں پیدا ہوتا۔ ایسے لوگوں کو دیکھا گیا ہے۔ کہ ان کے مقابلہ میں بھی جن کے وہ ماتحت ہوں خودسری سے کام لیتے ہیں۔ اور کام اچھی طرح نہیں کرتے

یورپ کے لوگ

جو مشورہ کرتے ہیں۔ دیکھا گیا ہے۔ اطاعت اور فرمانبرداری کا پورا حق ادا کرتے ہیں۔ ایک جرنیل کو حکم ملتا ہے۔ کہ فلاں جگہ حملہ کرنا ہے۔ اگر اس کی رائے اس کے خلاف ہو تو وہ کہتا ہے۔ حملہ نہیں کرنا چاہیئے۔ اس میں یہ نقصان ہوگا۔ لیکن اگر اعلیٰ افسر کہتے ہیں۔ نہیں ضرور کرنا ہے۔ تو پھر وہ حملہ کرتا ہے۔ اور اپنی طرف سے ذرا کوتاہی نہیں کرتا جتنے ذرائع وہ استعمال کر سکتا ہے۔ کرتا ہے۔ تاکہ حملہ کامیاب ہو۔ اس کی ہمیشہ مثالیں ملتی رہتی ہیں۔ کہ گورنمنٹ مشورہ لیتی ہے۔ فلاں کام کس طرح کرنا چاہیئے۔ بعض لوگ مصر ہوتے ہیں کہ اس طرح کیا جائے۔ لیکن گورنمنٹ جو فیصلہ کرتی ہے وہ بعض کی رائے کے خلاف ہوتا ہی ہے۔ اس پر یہ نہیں ہوتا۔ کہ جن کی رائے کے خلاف ہو۔ وہ اس فیصلہ کے نفاذ میں روکاوٹ ڈالیں۔ بلکہ وہ بھی ایسی ہی تن دہی سے اس پر عمل کرتے ہیں۔ کہ گویا ان کی اپنی تجویز ہے۔ اور چاہے اس میں کامیابی نہ ہو۔ مگر وہ اپنی طرف سے پورا زور لگا دیتے ہیں۔

لیکن میں دیکھتا ہوں ہمارے لوگوں میں یہ

بد عادت

ہے کہ بعض لوگ جب اپنی رائے کے خلاف فیصلہ سنتے ہیں۔ تو پھر یہی نہیں کہ اس فیصلہ کے مطابق کام نہیں کرتے بلکہ وہ کہتے ہیں۔ ہم نے جو کہا تھا۔ کہ اس طرح کرنے میں خرابی ہوگی اور یہ کہکر وہ پورا زور لگاتے ہیں۔ کہ خرابی ہو۔ گویا کام کرنا ان کے مدنظر نہیں ہوتا۔ بلکہ اپنی رائے کو سچا ثابت کرنا مدنظر ہوتا ہے اور یہ اتنا بڑا نقص ہے۔ کہ جس کے نہایت خطرناک نتائج نکلتے ہیں۔ بیسیوں سلطنتیں اسی لئے تباہ ہو گئیں۔ کہ کسی مشورہ میں جن لوگوں کی رائے خلاف تھی۔ انہوں نے خلاف کوشش کی۔ اور میں افسوس کرتا ہوں۔ کہ

ہماری جماعت

میں بھی ایک حد تک یہ بات پائی جاتی ہے۔ جب مشورہ کیا جاتا ہے۔ اور کسی کی ۹۹ باتیں مانی جاتی ہیں۔ مگر ایک نہیں مانی جاتی۔ تو وہ اس ایک کو یاد رکھتا ہے۔ اور کوشش کرتا ہے۔ کہ افسروں کو زک دیکر بتاؤں۔ کہ جو میں کہتا تھا۔ وہی درست تھا۔ اس قسم کی کئی مثالیں میرے سامنے لائی گئی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کارکن اپنی رائے کو دین پر مقدم سمجھتے ہیں۔ ان کا یہ منشا نہیں ہوتا۔ کہ خدا کا کام عمدگی سے ہو۔ بلکہ یہ ہوتا ہے کہ ہماری عزت اور آبرو ہو۔ اور جو ہم کہتے تھے۔ وہ صحیح ثابت ہو۔ جب تک اس عادت کو بیخ و بن سے نہ اکھاڑ دیا جائے حقیقی ترقی محال ہے۔ کوئی انسان ایسا نہیں۔ جو اپنی ہی رائے سے سب کام کر سکے۔ دیکھو انبیاء کی یہ شان ہوتی ہے۔ کہ بعض باتوں میں ان کی رائے نہ ماننے سے انسان خدا کو ناراض کر لیتا ہے۔ لیکن بعض باتیں انہیں بھی دوسروں کی ماننی پڑتی ہیں۔ مثلاً جب وہ بیمار ہوتے ہیں۔ تو حکیم یا ڈاکٹر جس طرح کہتا ہے۔ اسی طرح کرتے ہیں۔ اگر اس کے خلاف کریں۔ تو تکلیف اٹھائیں۔ رسول کریم کے متعلق حدیثوں میں ذکر آتا ہے۔ کہ آپ کہیں تشریف لے جا رہے تھے۔ کہ زمیندارہ کام ہوتا دیکھکر فرمایا۔ اس طرح کرو۔ اسی طرح کر دیا گیا۔ لیکن پھل نہ لگا۔ جب یہ بات رسول کریم کے حضور عرض کی گئی۔ تو آپ نے فرمایا۔ میں نے تو اپنا خیال بیان کیا تھا۔ کہ شاید اس طرح اچھا ہو۔ مگر ان لوگوں نے سمجھا خدا کے رسول نے جس طرح کہا ہے۔ اسی طرح کرنا چاہیئے۔ مگر اس میں کامیابی نہ ہوئی۔ پھر رسول کریم جنگوں میں مشورہ لیتے۔ اور اسی طرح کرتے جس طرح فیصلہ ہوتا۔ پس جب اللہ کے نبی بھی محتاج ہیں اس بات کے کہ دوسروں سے مشورہ لیں۔ اور وہ بھی دوسروں کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رائے قبول کر لیتے ہیں۔ تو کسی اور کا کیا حق ہے کہ اپنی ہی رائے منوائے۔ اور جب تک اس کی رائے کے مطابق فیصلہ نہ ہو۔ اسوقت تک منظور نہ کرے۔ اپنی رائے پر اسی وقت تک زور دینا چاہیئے۔ جب تک کہ کوئی صریح خطرہ اور نقصان نظر آتا ہو۔ لیکن اگر عام طور پر وہ رائے قبول نہ کی جائے۔ تو یہی خیال کر لینا چاہیئے۔ کہ میری رائے غلط ہے۔ جب تک لوگوں میں یہ بات پیدا نہ ہو جائے اسوقت تک اس جگہ بنیاد نہیں رکھی جا سکتی۔ جہاں عظیم الشان عمارت بن سکے۔ کیونکہ یہ

ترقی کا پہلا قدم

ہے۔ دوسروں سے اپنی رائے منوانا اتنی قابلیت کا کام نہیں ہے۔ جتنی قابلیت کا اپنی رائے کو قربان کرنا ہے اور جب تک یہ مادہ پیدا نہ ہو۔ کہ جب کوئی ایسا مشورہ ہو۔ جسپر جماعت کا اکثر حصہ متفق ہو۔ یا وہ لوگ جن کے سپرد فیصلہ کرنا ہو۔ وہ متفق ہوں۔ اس کو کامیاب بنانے کیلئے وہ لوگ بھی جن کی رائے اس کے خلاف ہو اسی طرح کوشش کریں۔ جس طرح دوسرے کریں۔ اسوقت تک ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ جماعت خطرات سے محفوظ ہو گئی ہے اسلئے میں

دوستوں کو نصیحت

کرتا ہوں کہ وہ ہمیشہ اپنی رائے پر مصر نہ ہوں۔ میں نے خود بارہا تجربہ کیا ہے کہ سمجھا گیا ایک بات درست ہے لیکن جب اس کے متعلق مشورہ لیا تو معلوم ہوا یا تو وہ رائے غلط تھی۔ اور اگر غلط نہیں تھی۔ تو اس کے متعلق کئی نئی باتیں نکل آئیں۔ جنھیں میں نے ہمیشہ خوشی سے قبول کیا۔ اور ان کا قبول کرنا مفید ثابت ہوا۔ پھر ایسا بھی ہوا ہے۔ کہ میں نے لوگوں کے اصرار کو دیکھ کر ایک بات کو قبول کر لیا۔ جو غلط تھی۔ اور اس کا نتیجہ بُرا نکلا۔ مگر اس سے بھی نیک ہی اثر ہوا۔ کیونکہ جب لوگوں نے دیکھا کہ وہ جس کو خدا نے حق دیا ہے۔ کہ دوسروں سے اپنی بات منوائے۔ وہ دوسروں کی بات مانتا ہے۔ تو ان کے لئے بہت زیادہ ضروری ہے۔ کہ مانیں۔ غرض مشورہ لینے اور اسپر خوشی سے عمل کرنے میں برکت ہے۔ اور

اس کے برعکس اپنی رائے پر اصرار کرنے اور جو فیصلہ ہو جائے اس کے خلاف کرنے اور اس موقع کی تلاش میں رہنے میں کہ کب وقت آئے۔ جب میری رائے درست ہو۔ تباہی ہے ہماری جماعت کے لوگوں کو چاہیئے کہ مشورہ کے وقت صحیح رائے دیں۔ اور جب خلیفہ یا اس کے مقرر کردہ اشخاص فیصلہ کر دیں۔ جو خواہ ان کی رائے کے خلاف ہی ہو۔ تو ایسی سعی کریں۔ کہ ان کی طرف سے کام میں کوئی کسر نہ رہے تاکہ کوئی یہ نہ کہہ سکے۔ کہ چونکہ یہ فیصلہ ان کی رائے کے خلاف کیا گیا تھا۔ اسلئے انھوں نے خراب کر دیا۔ اسوقت مجھے نام لینے کی ضرورت نہیں۔ مگر کئی ہیں جو یا تو کام کو خراب کرنے کی کوشش کرتے ہیں یا اس تندہی سے کام نہیں کرتے جس سے انہیں کرنا چاہیئے۔ ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔

اس کے بعد میں

کارکنوں کو مشورہ

دیتا ہوں۔ کہ مجلس کرکے قادیان کے لوگوں کی جو ذمہ واریاں مجلس شوریٰ نے قرار دی ہیں۔ ان کو پورا کریں۔ مثلاً یہ کہ ہر جماعت نے جتنا چندہ سارے سال میں دیا تھا۔ اتنا اگر دو ماہ کے عرصہ میں دیں۔ اس تجویز کے ماتحت ضلع گورداسپور کے ذمہ بارہ ہزار روپیہ آیا ہے علاوہ ماہوار چندہ کے اس کے لئے قادیان میں بھی جلسہ ہوا۔ اس میں سے دس سوا حصہ میں نے اپنے ذمہ لیا تھا۔ اور ایک ہزار کا وعدہ ایک اور دوست نے کر لیا ہے۔ اب ۹۸۰۰ روپیہ باقی رہگیا ہے۔ جو ضلع گورداسپور کے احمدیوں نے جمع کرنا ہے قادیان کے لوگوں کو نمونہ بننا چاہیئے۔ تاکہ بیرونی جماعتوں پر نمونہ پڑے۔ اور اس بوجھ کو جو سلسلہ پر پڑا ہوا ہے۔ دور کر سکیں۔ اس کا اثر یہاں تک پہنچا ہے۔ کہ محکمہ نظارت اور انجمن تو الگ رہے۔ دو کا نوں پر مال نہیں ملتا۔ پس قادیان والوں کو نمونہ بننا چاہیئے۔ اسمیں شک نہیں۔ کہ قادیان میں اکثر وہی لوگ ہیں۔ جو اس بوجھ کا شکار ہو رہے ہیں۔ اور اب ان سے کچھ لینا ان پر دوہرا بوجھ ڈالنا ہے۔ مگر یہی بوجھ ان کی آسانی کا باعث ہوگا جب یہ لوگ باوجود اس حالت کے اس بوجھ کو اٹھائینگے

تو اور جماعتیں بھی اُٹھائینگی۔ جس سے ان کا بوجھ دُور ہو جائیگا۔ اسلئے قادیان والوں کو بھی اور باہر والوں کو بھی چاہیئے۔ کہ جو تجاویز قرار دی گئی ہیں۔ انہیں قبول کریں۔ اسی طرح خطبہ کے ذریعہ (کیونکہ خطبہ چھپ جائیگا)

بیرونی جماعتوں کیلئے اعلان

کرتا ہوں۔ کہ مالی ضروریات کے متعلق مجلس شوریٰ میں جو فیصلہ ہوا ہے اُسے پُورا زور لگا کر پورا کریں۔ ہم نے یہ بوجھ اپنی خوشی سے آپ اُٹھایا ہے۔ اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بدلے بہت بڑے بڑے انعام دیگا۔ لیکن ایک حد تک اسے اُٹھا کر رکھ دینا دین و دنیا دونوں میں ذلت کا باعث ہے۔ اسلئے جماعتوں کو خوب اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ اب ان کا اس بوجھ کے نیچے سے گردن نکالنا ممکن نہیں۔ اس رستے میں مرنا ذلت نہیں۔ کیونکہ اصل انعام مرنے پر ہی ملیگا مگر بوجھ سے سر نکالنا ہلاکت ہے۔ جو شخص خدا کے دین میں داخل نہیں ہوتا وہ بھی سزا کا مستحق ہے۔ مگر جو مومن کہلاتے ہیں ان کے لئے بہت زیادہ سزا رکھی گئی ہے۔ ہم حضرت مسیح موعود کو مان کر پیچھے نہیں ہٹ سکتے۔ خواہ کچھ بھی ہو جائے اور خواہ کتنی بڑی قربانی کرنی پڑے۔ بے شک یہ بہت بڑا بوجھ معلوم ہوتا ہے۔ لیکن جب ہم اسے اُٹھائینگے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ ہلکا ہی ہے۔ یونہی ڈرتے تھے۔

خدا تعالیٰ یہاں کی اور باہر کی جماعتوں کو توفیق دے۔ ان ذمہ داریوں کو اٹھانے کی۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ان پر عائد ہوتی ہیں۔ اور ہماری مدد کرے تاکہ ہم پورے طور پر ان کو ادا کر سکیں۔

کارڈ دو پیسے لفافہ ایک آنہ

۲۴۔ اپریل سے کارڈ دو پیسے کا اور لفافہ کم از کم ایک آنہ کا ہو گیا ہے۔ چونکہ الفضل کا خرچ پہلے ہی بہت زیادہ ہے اسلئے احباب کو چاہیئے کہ وہ جواب کیلئے جوابی کارڈ بھجوایا کریں کیونکہ فرداً فرداً یہ بوجھ زیادہ نہیں ہوگا۔ اور دفتر پر بہت سے خریداران کی خط و کتابت کا بوجھ بہت ہی زیادہ ہے۔ جو ناقابل برداشت ہے۔ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک غیر مبایع کی خوش فہمی

منشی غلام ربانی حال وارد کوہ مری نے ایک مضمون بعنوان "انسداد چکلہ کیلئے میاں صاحب کا اقتنائی حکم" ۰۔ اپریل ۱۹۲۳ء کے پیغام صلح میں شائع کرایا ہے مجھے اس بات پر کوئی حیرانی نہیں کہ منشی مذکور نے غلط بیانی کیوں کی۔ کیونکہ تجربہ متواترہ کی بنا پر مجھے یقین ہے کہ غیر مبایعین غلط بیانی میں نہایت دلیر ہیں۔ اور اس عادت کی روز افزون پختگی انہیں ابطلی اکسیں بنا رہی ہے۔ جس گروہ کے امیر کو صریح واقعات کے توڑنے مروڑنے سے احتراز نہ ہو۔ اس گروہ کے افراد سے (الا ماشاء اللہ) راست بیانی کی کوئی کیا امید رکھے۔

مجھے ضرورت نہ تھی کہ منشی غلام ربانی کو مخاطب کروں۔ کیونکہ میرے نزدیک کیا بلحاظ علم اور کیا بلحاظ فہم وہ اس قابل نہیں۔ مگر چونکہ منشی مذکور نے اپنے مضمون میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک خط سے غلط نتیجہ نکال کر دھوکا دینا چاہا ہے۔ لہذا میں نے ضروری خیال کیا کہ اس غلط فہمی کو رفع کر دوں۔

کوہ مری میں ایک انجمن بنائی گئی ہے۔ جس کی غرض یہ بتائی جاتی ہے کہ کوہ مری کا چکلہ اٹھا دیا جائے۔ اس انجمن میں چند ایک غیر مبایع بھی شامل ہیں۔ منشی غلام ربانی (غیر مبایع) نے اخویم بابو احمد اللہ خان صاحب کو انجمن کے دیگر ممبروں کی طرح چندہ دینے کے لئے کہا۔ مگر بابو احمد اللہ صاحب نے کہا کہ اس قسم کے امور میں ہم دوسروں کے ساتھ ملکر کام نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ہماری جماعت ایک انتظام کے ماتحت ہے۔ لہذا ہر وہ کام جو قومی انتظام پر اثر انداز ہو۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری کے بغیر ہم نہیں کر سکتے۔ اس پر منشی غلام ربانی نے بابو احمد اللہ خان صاحب کو معاملہ ہذا کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے دریافت کرنے کے متعلق کہا۔ چنانچہ ذیل کا خط حضرت صاحب کی خدمت میں بابو احمد اللہ صاحب نے لکھوایا:۔

"سیدی و مولائی! السلام علیکم۔ چکلہ زناکاری اور شراب کا انسداد بروئے قرآن کریم فرض ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ اس کے انسداد کے لئے کوشش نہ کی جائے"

اس خط کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے حسب ذیل جواب لکھوایا۔

"السلام علیکم۔ آپ کا خط آیا۔ حضور فرماتے ہیں۔ کہ انسداد اور چیز ہے۔ اور فساد اور چیز ہے۔ آپ ان لوگوں کے ساتھ ہرگز شامل نہ ہوں۔ ہاں وعظ و نصیحت کر کے لوگوں کو سمجھائیں۔ یہ اور بات ہے مگر ایسی مجالس میں جا کر وعظ کرنا بھی ہر ایک کا کام نہیں ہے" رحیم بخش خادم ڈاک۔

جس جامع عبارت میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے جواب لکھوایا ہے۔ ایسے ہر وہ شخص جسے فہم و فراست سے کچھ بھی حصہ ملا ہے اور جس کا دل بغض اور تعصب سے پاک ہے۔ خوب سمجھ سکتا ہے۔ کہ حضرت صاحب نے انسداد چکلہ میں غیر احمدیوں وغیرہ نے جو طرز عمل اختیار کر رکھا ہے۔ اس میں شریک ہونے اور فساد کے طریقوں سے منع فرمایا ہے۔ نہ یہ کہ آپ کے خط سے چکلوں کے قیام کا جواز نکلتا ہے۔ مگر منشی غلام ربانی اس سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ حضرت میاں صاحب نے چکلوں کی حمایت کی ہے۔ حالانکہ حضرت صاحب نے صاف لکھوایا ہے۔ کہ وعظ و نصیحت کر کے لوگوں کو سمجھائیں۔ بلکہ اس کے علاوہ واعظ کی اہلیت کی طرف بھی توجہ دلا دی ہے۔

مگر ہمارے افسوس و حیرت میں کسی قدر کمی ہو جاتی ہے جب ہم منشی غلام ربانی کی حیثیت علمی پر نگاہ ڈالتے ہیں کیونکہ جس شخص کے علم اور مطالعہ کا یہ حال ہو کہ وہ لفظ اقتناعی کو بجائے عین کے ہمزہ سے لکھے۔ اس سے ایک جامع اور پر معارف عبارت کے سمجھنے کی امید رکھنا فضول ہے۔

منشی صاحب! آپ کے اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اپنے آپ کو ہماری نسبت دیگر اقوام کا زیادہ ہمدرد سمجھتے ہیں۔ اور شاید اسی اظہار ہمدردی کیلئے آپ نے ان کے کاروبار میں شریک ہونا اختیار کیا ہے۔ مگر آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ہم بفضلہ ایک اخلاص بھرے دل کے ساتھ غیر احمدیوں و دیگر اقوام کے ہمدرد ہیں۔ اور آپکی نسبت زیادہ ہمدرد ہیں۔ ہاں ہم میں اور آپ میں فرق صرف اسقدر ہے۔ اور واقعات نے اسکی شہادت دیدی ہے کہ آپ بعض اغراض کی بناء پر ان کی ہمدردی میں اپنے عقائد میں قطع و برید کر رہے ہیں۔ اور ہم اپنے عقائد پر قائم رہ کر ان کے لئے چشم براہ ہیں۔ اور انکو اپنے ساتھ ملانے کیلئے بیقرار۔ کاش! غیر مبایعین کو جلد اس بات کا احساس ہو جائے کہ عقائد فروشی اور نفاق سے ملی ہوئی مصلحت کبھی دنیا میں کامیاب نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ایک جماعت قائم کی ہے اگر کوئی اس حزب اللہ کے ساتھ ملکر کام کرنا پسند نہیں کرتا تو جس نام نہاد انجمن میں چاہے بشوق سے اپنا نام لکھوائے آخر دنیا میں حزب اللہ ہی غالب رہا ہے۔

منشی صاحب لکھتے ہیں کہ جب چکلہ اٹھانا قرآن کریم کا حکم ہے۔ تو دوسروں کے ساتھ ملکر اس کام کے کرنے میں کیا ہرج ہے۔ اور مرشد سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ جب نماز پڑھنا قرآن کریم کا حکم ہے تو ایک احمدی کا غیر احمدی کی اقتدا میں نماز پڑھنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیوں حرام قرار دیا۔ دیکھئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں "یاد رکھو کہ جیسا کہ خدا نے مجھے خبر دی ہے۔ تمہارے پر حرام اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہیئے کہ تمہارا امام وہی ہو جو تم میں سے ہو ......" (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۲۸)

اس عبارت کو پڑھ کر تو آپ جیسا خوش فہم انسان شاید اپنے اصول کے مطابق یہی نتیجہ نکال لے کہ حضرت مسیح موعود (نعوذ باللہ) نماز پڑھنے کے ہی خلاف ہیں۔ کیونکہ فتویٰ سے ظاہر ہے کہ غیر احمدی امام ہو تو احمدی اس کے ساتھ نماز میں شامل نہ ہوں۔ پس اگر نیک کاموں میں دوسروں کے مسلکوں کی اقتدار جائز ہے۔ تو فرمایئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نماز کے بارے میں غیر احمدی کی اقتدا کرنے سے کیوں منع فرمایا۔ اصل بات یہ ہے کہ آپ لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حقیقت کو نہیں سمجھا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آپ میں سے اکثر لوگ نماز کے بارے میں بھی حضرت مسیح موعود کے مذکورہ صریح حکم کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ مگر جو جماعت حضرت مسیح موعود کے احکامات پر عمل کرنا اپنے لئے موجب نجات سمجھتی ہو وہ آپ لوگوں کی طرح کسی امر میں سرکش کیوں ہو۔ پس آپ غور کریں کہ آپکے دماغ نے جو معنی حضرت خلیفۃ المسیح کے خط کے سمجھنے میں تراشے ہیں۔ انہیں کا اطلاق حضرت مسیح موعود کے بعض احکامات پر کیا جائے۔ تو کیا نتیجہ

498

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست نو مبایعین

(یہ نمبر شمار جنوری ۱۹۲۲ء سے شروع ہوتا ہے)

ماہ جنوری ۲۲ء

۱۔ غفوراً اہلیہ عبد الغفور صاحب (با) سنت پٹیالہ
۲۔ مکرم دین صاحب ضلع سرگودھا
۳۔ خورشید امن صاحبہ عبد السلام۔ سمبلپور
۴۔ اہلیہ عبد الوہاب صاحب ضلع سیالکوٹ
۵۔ محمد صدیق صاحب کرنال
۶۔ چوہدری محمد علی صاحب ضلع سیالکوٹ
۷۔ عنایت اللہ صاحب ضلع میرٹھ
۸۔ ہاشم صاحب ضلع گجرات
۹۔ مکرم دین صاحب علاقہ سندھ
۱۰۔ رحیم الدین صاحب ضلع سیالکوٹ
۱۱۔ حمیدن صاحبہ ریاست پٹیالہ
۱۲۔ رحمت اللہ صاحب ؍؍
۱۳۔ غلام قادر صاحب نابھہ
۱۴۔ اہلیہ غلام قادر صاحب ؍؍
۱۵۔ مولوی عبد الرزاق صاحب ضلع ملتان
۱۶۔ محمد عبد اللہ صاحب ضلع سیالکوٹ
۱۷۔ محمد یٰسین صاحب پٹیالہ
۱۸۔ محمد نصر اللہ خان صاحب ضلع سرگودھا
۱۹۔ اہلیہ صاحبہ ابراہیم صاحب ضلع انبالہ
۲۰۔ عبد الحق صاحب ؍؍
۲۱۔ بہادر شیر صاحب ضلع منٹگمری
۲۲۔ سردار سجاول خان صاحب علاقہ میرپور
۲۳۔ محمد حسن علی صاحب ضلع کیمبلپور
۲۴۔ سوہان علی صاحب ؍؍
۲۵۔ زینب بی بی صاحبہ ضلع لائلپور
۲۶۔ رمضان بی بی صاحبہ ضلع سیالکوٹ
۲۷۔ برکت اللہ صاحب ؍؍
۲۸۔ سید حسن علی صاحب ضلع جہلم

۲۹۔ سید حسین علی صاحب ضلع کیمبلپور
۳۰۔ رحمت خاں صاحب ضلع گجرات
۳۱۔ فضل دین صاحب ؍؍
۳۲۔ مسماۃ کرم النساء صاحبہ ؍؍ کیمبلپور
۳۳۔ ملک فضل الٰہی صاحب ضلع شاہ پور
۳۴۔ ملک ابراہیم صاحب ؍؍
۳۵۔ ملک نذر محمد صاحب ؍؍
۳۶۔ ملک محمد حیات صاحب ؍؍
۳۷۔ میاں محمد صدیق صاحب ؍؍
۳۸۔ محمد زکریا صاحب ؍؍
۳۹۔ ملک اللہ داد صاحب ؍؍
۴۰۔ ملک مراد صاحب ؍؍
۴۱۔ میاں محمد صاحب ؍؍
۴۲۔ ملک غلام حسین صاحب ؍؍
۴۳۔ میاں محمد ولد نور الٰہی صاحب ؍؍
۴۴۔ میاں محمد ولد اللہ دتہ صاحب ؍؍
۴۵۔ ملک غلام ولد احمد صاحب ؍؍
۴۶۔ میاں غلام ان صاحب ؍؍
۴۷۔ میاں علی محمد صاحب ؍؍
۴۸۔ ملک محمد نواز صاحب ؍؍
۴۹۔ ملک محمد حیات صاحب ؍؍
۵۰۔ ملک محمد حسین صاحب ؍؍
۵۱۔ ملک اللہ داد صاحب ؍؍
۵۲۔ ملک سلطان احمد صاحب ؍؍
۵۳۔ میاں محمد حیات صاحب ؍؍
۵۴۔ ملک دار شاہ خان صاحب ؍؍
۵۵۔ میاں روشن صاحب ؍؍
۵۶۔ ملک محمد ولد ملک احمد صاحب ؍؍

۵۷۔ ملک محمود صاحب ضلع شاہ پور
۵۸۔ ملک زکریا صاحب ؍؍
۵۹۔ ملک محمد ولد ملک خدا یار صاحب ؍؍
۶۰۔ میاں احمد صاحب ؍؍
۶۱۔ میاں محمد ولد عبد الرزاق صاحب ؍؍
۶۲۔ زوجہ ملک ابراہیم صاحب ؍؍
۶۳۔ زوجہ مولوی غلام رسول صاحب ؍؍
۶۴۔ زوجہ ملک محمد ولد ملک خدا یار صاحب ؍؍
۶۵۔ زوجہ ملک محمد ولد محمد رانجھا صاحب ؍؍
۶۶۔ بنت خورد میاں عبد الحکیم صاحب ؍؍
۶۷۔ بنت کلاں ؍؍ ؍؍
۶۸۔ بنت خورد ملک ابراہیم صاحب ؍؍
۶۹۔ بنت کلاں ؍؍ ؍؍
۷۰۔ فرزند ملک محمد حیات صاحب ؍؍
۷۱۔ فرزند دوم ؍؍ ؍؍
۷۲۔ دختر ؍؍ ؍؍
۷۳۔ دختر دوم ؍؍ ؍؍
۷۴۔ اہلیہ غلام محی الدین صاحب ؍؍

۷۵۔ انار خاں صاحب ضلع شاہ جہانپور
۷۶۔ بنت میاں ہیون صاحب ؍؍
۷۷۔ اہلیہ صاحبہ محمد اصغر حسین صاحب ضلع بھاگلپور
۷۸۔ ڈاکٹر شمس الدین صاحب جونپور
۷۹۔ بھولا صاحب بمبئی
۸۰۔ سید علی صاحب علاقہ سندھ
۸۱۔ غلام اکبر خاں صاحب ضلع اٹک
۸۲۔ عالم دین صاحب ضلع گورداسپور
۸۳۔ عبد الغنی صاحب ضلع گجرات
۸۴۔ عبد اللہ صاحب جہلم
۸۵۔ ... عبد الشکور صاحب ؍؍
۸۶۔ عبد الحمید صاحب ضلع اٹک
۸۷۔ اکسیر صاحبہ ؍؍ جہلم
۸۸۔ محفوظ علی صاحب۔ دہلی
۸۹۔ شیخ محمد شفیع صاحب پٹیالہ
۹۰۔ مسماۃ شاہ بیگم صاحبہ گورداسپور
۹۱۔ اللہ دتہ صاحب ضلع فیروزپور

ماہ فروری ۱۹۲۲ء

۹۲۔ اہلیہ صاحبہ منشی محمد الدین صاحب ضلع شاہ پور
۹۳۔ علی صاحب ضلع گجرات
۹۴۔ تاج محمد صاحب ؍؍ ؍؍
۹۵۔ عرفان خان صاحب ضلع کیمبلپور
۹۶۔ محمد انور صاحب ضلع کیمبلپور
۹۷۔ ابراہیم صاحب ضلع لدھیانہ
۹۸۔ نور بخش صاحب لاہور
۹۹۔ عینی صاحب امرتسر
۱۰۰۔ نیک عالم صاحب گجرات
۱۰۱۔ خیر الدین صاحب ؍؍ لدھیانہ
۱۰۲۔ اہلیہ صاحبہ امتیاز علی صاحب سندھ
۱۰۳۔ اہلیہ میاں میراں بخش صاحب ہزارہ
۱۰۴۔ شمس الدین صاحب کراچی
۱۰۵۔ بنت سید محمد شفیع صاحب شاہجہانپور

۱۰۶۔ غلام جان صاحب قادیان
۱۰۷۔ بیدان لکل صاحب ؍؍
۱۰۸۔ والدہ صاحبہ عبد الخالق صاحب ضلع سیالکوٹ
۱۰۹۔ ہمشیرہ صاحبہ عبد الحق صاحب ؍؍
۱۱۰۔ بنت محمد دین صاحب ؍؍
۱۱۱۔ محمد رفیق صاحب ؍؍
۱۱۲۔ عبد الملک صاحب ؍؍
۱۱۳۔ رحمت اللہ صاحب ؍؍
۱۱۴۔ عنایت اللہ صاحب ؍؍
۱۱۵۔ عبد العزیز صاحب ؍؍
۱۱۶۔ نور حسین صاحب ؍؍
۱۱۷۔ اہلیہ صاحبہ نور دین صاحب ؍؍
۱۱۸۔ محمد علی شاہ صاحب ؍؍ جہلم
۱۱۹۔ فتح دین صاحب ضلع سیالکوٹ

۱۲۰۔ اہلیہ صاحبہ محمد مسیح صاحب۔ کرنال
۱۲۱۔ اہلیہ صاحبہ محمد ایوب صاحب ؍؍
۱۲۲۔ سید علی صاحب ضلع گجرات
۱۲۳۔ بدیع الزمان خان صاحب۔ برما
۱۲۴۔ شجاع الدین صاحب ضلع لاہور
۱۲۵۔ میر محمد صاحب ضلع ڈیرہ غازی خان
۱۲۶۔ شیخ نثار احمد قریشی صاحب۔ کلکتہ
۱۲۷۔ والدہ کریم بخش صاحب گورداسپور
۱۲۸۔ ہمشیرہ صاحبہ ابو محمد شفیع صاحب۔ ضلع گوجرانوالہ
۱۲۹۔ والدہ فضل احمد صاحب قادیان
۱۳۰۔ اہلیہ صاحبہ قاضی نظیر حسین صاحب ضلع
۱۳۱۔ اہلیہ صاحبہ لعل خاں صاحب گوجرانوالہ
۱۳۲۔ عبد الغنی خاں صاحب بنگال
۱۳۳۔ مولوی سید محمد عاشق صاحب کلکتہ
۱۳۴۔ شیخ قمر الدین صاحب ؍؍
۱۳۵۔ اہلیہ ؍؍ ؍؍ ؍؍
۱۳۶۔ بنت ؍؍ ؍؍ ؍؍
۱۳۷۔ بنت ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب جالندھر
۱۳۸۔ عبد الحق صاحب جہلم
۱۳۹۔ عبد الکریم صاحب۔ کلکتہ
۱۴۰۔ اہلیہ صاحبہ مولا بخش صاحب امرتسر
۱۴۱۔ اسمٰعیل صاحب ؍؍
۱۴۲۔ الٰہی صاحب ؍؍
۱۴۳۔ نور دین صاحب ؍؍
۱۴۴۔ کمال دین صاحب ؍؍
۱۴۵۔ اللہ بخش صاحب ضلع ...
۱۴۶۔ سید ولی اللہ حسین صاحب ...
۱۴۷۔ غلام محی الدین صاحب ؍؍
۱۴۸۔ اکبر شاہ صاحب ضلع گجرات
۱۴۹۔ مرزا بی بی صاحبہ ؍؍
۱۵۰۔ بی۔ ایچ سون صاحب سیلون
۱۵۱۔ محمد یٰسین صاحب ؍؍
۱۵۲۔ جمال دین صاحب ؍؍
۱۵۳۔ عبد الحمید صاحب ؍؍

۱۵۴۔ لیببی موری کان صاحب۔ سیلون
۱۵۵۔ مسماۃ امینہ صاحبہ ؍؍
۱۵۶۔ عبد الغفار صاحب کشمیر
۱۵۷۔ عبد الستار صاحب ؍؍
۱۵۸۔ محمد رمضان صاحب ؍؍
۱۵۹۔ رجب دگے صاحب ؍؍
۱۶۰۔ لسی دگے صاحب ؍؍
۱۶۱۔ محمد رمضان مبارک صاحب ؍؍
۱۶۲۔ محمد عاشور صاحب ؍؍
۱۶۳۔ غلام محمد خاں صاحب ؍؍
۱۶۴۔ عبد اللہ خاں صاحب ؍؍
۱۶۵۔ محمد شعبان صاحب ؍؍
۱۶۶۔ عبد العزیز صاحب ؍؍
۱۶۷۔ عبد الرحمٰن صاحب ؍؍
۱۶۸۔ محمد شعبان شاخسار صاحب ؍؍
۱۶۹۔ محمد مغر شاخسار صاحب ؍؍
۱۷۰۔ رجب الدین صاحب ؍؍
۱۷۱۔ عبد العزیز شاخسار صاحب ؍؍
۱۷۲۔ جمال الدین صاحب ؍؍
۱۷۳۔ عبد الرزاق صاحب ؍؍
۱۷۴۔ عبد السبحان صاحب ؍؍
۱۷۵۔ عبد العزیز صاحب گہار ؍؍
۱۷۶۔ غلام احمد صاحب ؍؍
۱۷۷۔ عبد الصمد صاحب ؍؍
۱۷۸۔ محمد ؍؍
۱۷۹۔ محمد شعبان صاحب ؍؍
۱۸۰۔ عبد القادر صاحب ؍؍
۱۸۱۔ محمد رمضان صاحب ؍؍
۱۸۲۔ غلام رسول صاحب ؍؍
۱۸۳۔ غلام محمد بٹ صاحب ؍؍
۱۸۴۔ مرزا عبد الرزاق صاحب ؍؍
۱۸۵۔ عبد الخالق بیگ صاحب ؍؍
۱۸۶۔ محمد پنڈت صاحب ؍؍
۱۸۷۔ عبد العزیز ... صاحب ؍؍

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشتہارات

(مالک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر))

چاندی کی متبرک انگوٹھیاں ۱۲

جو بیحد ہی خوشنما۔ نہایت ہی خوبصورت۔ دلفریب اور حیرت انگیز ہونے کے علاوہ نہایت ہی متبرک ہیں۔ انگوٹھی کے چھوٹے سے ہشت پہلو سرخ یا سبز یا نیلے یا سیاہ نگینے پر تمام سورہ قل ہو اللہ شریف نہایت ہی پائیدار سنہری یا سفید حروف میں ایسی خوشنما اور باریک لکھی ہوئی ہے۔ کہ بے اختیار چوم لینے کو دل چاہتا ہے۔ بیحد نفیس خوشنما اور نایاب تحفہ ہر قسم کے ہاتھوں کی دوستوں کی پیمائش کیلئے بہترین چیز ہے ہدیہ فی انگوٹھی ۱۲؍ علاوہ محصول خریدار کا ہتھی قسم کی کلمہ شریف یا آیت کریمہ یا الیس اللہ بکاف عبدہ۔ یا نصر من اللہ و فتح قریب یا حسبی اللہ و نعم الوکیل یا سلام قولا من رب رحیم تحریر شدہ انگوٹھیوں میں سے ہر ایک کا ہدیہ ۱۲؍ علاوہ محصول ہے۔ انکے علاوہ ہر ایک عبارت کی انگوٹھی تیار ہو سکتی ہے۔ اور یہ وعدہ کیا جاتا ہے اگر انگوٹھیاں اشتہار و تحریر کے موافق نہ ہوں تو واپس کر کے معہ محصول اپنی قیمت منگالیں

پتہ:۔ منیجر کارخانہ متبرک انگوٹھی پانی پت۔ محلہ انصار

انجنیرنگ سکول لدھیانہ سے پشاور میں

بوجوہات چند در چند جنوری ۲۲ء سے یہ سکول باجازت جناب چیف کمشنر صاحب بہادر صوبہ سرحدی۔ لدھیانہ سے پشاور میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر نے سکول کے لیے سابقہ کوتوالی بلڈنگ کا کل بالائی حصہ منظور فرمایا اور جناب ڈائرکٹر صاحب بہادر سررشتہ تعلیم نے پشاور میں اس سکول کے مفید ثابت ہونے پر لوکل گورنمنٹ کی سرپرستی کا وعدہ فرمایا۔ اور اپریل ۲۲ء سے کسی پٹھان طالبعلم کیلئے وظیفہ بھی منظور فرمایا سکول کی حیرت انگیز ترقی کا اندازہ ملازم شدہ طلبا کی فہرست اور انجنیرنگ صاحبان کے معائنہ جات سے ہو سکتا ہے۔ پرنسپل مسٹر محمد سکندر خان افضل صاحب سول انجنیر ہیں۔ جو بیس سال تک انجنیرنگ کالج حیدرآباد دکن میں پرنسپل رہ چکے ہیں۔ انٹرنس تک کی تعلیم کے طلباء اوورسیر کلاس میں اور مڈل تک کی تعلیم کے طلباء سب اوورسیر کلاس میں داخل ہو سکتے ہیں مفصل قواعد معہ نقول سرٹیفکیٹ کیلئے ۱ر کا ٹکٹ آنا چاہیے

المشتہر:۔ منیجر انجنیرنگ سکول پشاور

چار بیماریوں کا مجرب علاج

میں کوئی حکیم یا ڈاکٹر نہیں۔ مگر چار بیماریوں کا مجرب علاج کرتا ہوں۔ (خدا کے فضل سے) فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس اگر آپ کو درد گردہ۔ قبض۔ کمزوری (ضعف) یا پھوڑے پھنسیوں کی شکایت ہے تو چار آنہ میں صرف ایک بیماری کی دوا لے لیجئے۔ غریب کے لئے نصف قیمت محصولڈاک وغیرہ بذمہ خریدار۔ المشتہر:۔ عبد السمیع کوٹھی ۸۴ ھسولن (شملہ)

التجاء دُعا

بندہ قریباً آٹھ ماہ سے بحکمہ تکالیف میں مبتلاء ہے۔ احباب میرے لئے صدق دل سے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ میری مشکلات کو دور کرے۔ آمین

عبد العزیز اوورسیر احمدی حال ویلور۔ مدراس

تجرید بخاری اردو

"صحیح بخاری" اصح الکتب بعد کتاب اللہ تسلیم کی جاتی ہے۔ مگر امام بخاری نے شہرت روایت کے ثبوت میں ہر مضمون کی کئی کئی نامکمل و ناتمام حدیثیں بھی درج کر دی ہیں۔ پھر عن فلاں عن فلاں کی ترکیب نے کتاب کو اور بھی طویل کر دیا ہے جس سے اختلاف فرقہ اور پریشانی لازمی ہو جاتی ہے۔ الحمد للہ کہ نویں صدی ہجری میں علامہ حسین بن مبارک زبیدی نے بکمال محنت پہلے تو بخاری کی مستند متصل حدیثوں کو یکجا کیا۔ اور پھر ان میں سے بھی ہر ایک مضمون کی صرف ایک ایک ایسی جامع اور حاوی حدیث انتخاب فرمائی۔ کہ پھر کسی دوسری کی ضرورت نہ رہے چنانچہ علمائے عرب و شام نے مصنف کو اس کی سندیں عطا فرمائیں۔ اسی وریاجوزہ عربی تجرید البخاری (مطبوعہ مصر) کا یہ سلیس اردو ترجمہ اعلیٰ ڈمی کاغذ پر چھپایا گیا ہے۔ جسے دیکھکر ماہرینوں کو حیرت ہو جاتی ہے۔ کہ اتنی بڑی کتاب کا اتنا مختصر انتخاب عاشقان کلام رسول مقبول صلعم کے لئے ایک بے بہا تحفہ ہے۔ حجم سوا پانچسو صفحہ قیمت ۵ر محصولڈاک ۸ر

دیوان فیضی فیاضی

ملک الشعرائے دربار اکبری کا کلام بلاغت نظام جو ایک پرانے نسخہ سے بعد تصحیح چھپایا گیا ہے۔ حکمت و تصوف کا دریا جس کے ہر شعر پر وجد ہو جائے۔ حجم سوا سو صفحہ مجلد قیمت ۱۲؍ محصولڈاک ۳ر

ملنے کا پتہ

مولوی فیروزالدین اینڈ سنز پبلشرز متصل کٹرہ ولی شاہ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان کی خبریں

جدید دہلی سکیم خطرناک غلطی ہے

لنڈن ۔ مسٹر ایڈمنڈ کنیڈر نے ایک مضمون کے دوران میں جدید دہلی سکیم کے متعلق زبردست شکوک کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے ۔ کہ اس سکیم سے تمام اہل ہند پر اخراجات کا ایک ناقابل برداشت بوجھ پڑیگا ۔ یہ خیال کرنا مشکل ہے ۔ کہ ایک ایسی حکمت عملی برابر نفاذ پذیر رہیگی ۔ جو اس قدر سخت غلطی کی مظہر ہوگی ۔

انگورہ کی مالی امداد

بمبئی ۔ ۲۵ ر اپریل ۔ اخبارات میں یہ اعلان ہو چکا ہے کہ اب تک ۵ ہزار پونڈ انگورہ بھیجے جا چکے ہیں ۔ اب عوام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ غازی مصطفےٰ کمال پاشا کے نام پانچ ہزار پونڈ کی مزید قسط بھیجی گئی ہے ۔ مزید رقوم بھی وقتاً فوقتاً باقاعدہ بھیجی جائینگی ۔ (کھتری جنرل سکرٹری خلافت)

وزیرستان میں نقصان جان

شملہ ۔ ۲۵ ر اپریل ۔ واردات وزیرستان بابت عرصہ ۵ رمئی ۱۹۲۰ء لغایت ۳۱ ر مارچ سنہ ۱۹۲۱ء کے متعلق سپاہ ہند کا مراسلہ شائع ہو گیا ہے ۔ کل نقصان جان کی تفصیل حسب ذیل ہے ۔ ہلاک ۱۶۰ ۔ زخمی ۴۲۵ ۔ بیماری سے ہلاک ۱۸۸ ۔

بندے ماترم کے مقدمہ کا فیصلہ

لاہور ۔ ۲۵ ر اپریل ۔ لالہ شنکر داس مجسٹریٹ نے بندے ماترم کے مقدمہ کا آج فیصلہ سنا دیا ہے ۔ لالہ شانتی نراین اڈیٹر کو ایک سال لالہ کدار ناتھ سہگل پبلشر کو چھ ماہ اور مسٹر بال فضل دین مضمون نگار کو ۲ سال قید محض کی سزا دی گئی ہے ۔

حیدرآباد کی فوجی لائنوں میں امن

سکندرآباد ۔ ۲۵ ر اپریل ۔ امپیریل سروس لانسرز کی لائنز میں کوئی مزید دقت پیش نہیں آئی ۔ لانسرز کے کل ۲۶۷ ۔ آدمیوں کی تنخواہیں دیکر بارکیں خالی کرنے کا حکم دیا گیا ہے ۔ اور سیکنڈ لانسرز کے ۴۲ سرغنوں کو ملک بدر کر دیا گیا ہے ۔ معلوم ہوتا ہے کہ متعدد اشخاص کو اب اپنے کئے پر افسوس ہے کیونکہ ان کی بالخصوص ان لوگوں کی جو متاہل ہیں خواہش ہے کہ انہیں کسی طرح پھر واپس لے لیا جائے ۔

پارسیوں کی پلٹن

بمبئی ۔ ۲۴ ر اپریل ۔ ہیونڈ پارسی پادنیر بٹالین کے نام سے پارسیوں کی ایک پلٹن بنائی گئی ہے ۔ چار سو پارسی اس میں اپنے نام درج کرا چکے ہیں ۔

یادگار جنگ کو سیاہ کرنے والی گرفتاری

کلکتہ ۔ ۱۹ ر اپریل ۔ یادگار جنگ کو سیاہ کرنے کے سلسلہ میں آج پولیس نے ایک شخص کو گرفتار کر لیا ۔ گرفتار شدہ شخص نے الفاظ گ ۔ ت ۔ س ۔ اور ب ۔ م کی تشریح کی جو تارکول کے ذریعہ سے اس یادگار پر لکھے گئے تھے ۔ اس نے اپنا نام کالو رام ساکن بھوانی ضلع حصار پنجاب بتایا ۔ اس نے اعتراف کر لیا ۔ کہ میں نے تینوں یادگاروں کو سیاہ کیا تھا ۔ اور میں ایک شورش پسند جماعت کا رکن ہوں ۔ جس کا مرکز پنجاب میں کسی جگہ ہے ۔ اس نے کہا ۔ کہ گ ۔ ت ۔ س کے الفاظ سے گیتے تھیے سیتا مراد ہے جس کے معنے ہیں کہ خدا برحق ہے ۔ اور الفاظ ب ۔ م سے مراد بم ہے ۔ پولیس اس واقعہ کی تفتیش میں مصروف ہے ۔

ریاست جموں میں اذان کی مخالفت

جموں ۔ ۲۰ ر اپریل ۔ ریاست جموں کی تحصیل ۔ ادہمپور ۔ سنگور ۔ کے چند مواضع میں مدت سے اہل ہنود مسلمانوں کو اذان دینے کی اجازت نہیں دیتے ۔ اگر کبھی کوئی مسلمان اذان دیتا ہی تو اس پر تشدد کیا جاتا ہے ۔

پریذیڈنسی جیل کلکتہ میں شورش

کلکتہ ۔ ۲۶ ر اپریل ۔ آج صبح گیارہ بجے پریذیڈنسی جیل میں سخت فساد ہو گیا ۔ قیدیوں نے دروازہ توڑ کر نکل جانے کی کوشش کی ۔ جس پر سپرنٹنڈنٹ جیل کے احکام کے مطابق وارڈروں کو آتشیں اسلحہ کے استعمال کی ضرورت لاحق ہوئی ۔ قیدیوں نے متعدد عمارات کو آگ لگا دی ۔ جو فائر بریگیڈ کی مدد سے بجھائی جا رہی ہے ۔ مسلح پولیس اور فوج کی ایک جمعیت روانہ کی گئی ہے ۔ اب جیل پر فوج کا قبضہ ہے ۔ صورت حال قابو میں ہے ۔

سول نافرمانی کا خیال ترک نہیں کیا گیا ہے

الہ آباد ۔ ۲۶ ر اپریل ۔ گذشتہ رات یہاں ایک پبلک جلسہ ہوا ۔ مسٹر وی جے پٹیل جنرل سکرٹری انڈین نیشنل کانگریس نے دوران تقریر میں کہا ۔ کہ سول نافرمانی کا خیال ترک نہیں کیا گیا ۔ بلکہ اسے صرف ملتوی کیا گیا ہے ۔

ملک معظم کے ایک قریبی رشتہ دار کا سوگ

شملہ ۔ ۲۶ ر اپریل ۔ گزٹ آف انڈیا کا ایک غیر معمولی پرچہ شائع ہوا ہے جس میں حکم دیا گیا ہے ۔ کہ بادشاہ سلامت کے ایک بہت ہی قریبی رشتہ دار لارڈ لیوپولڈ کے انتقال کی وجہ سے ۲۴ ر اپریل سے دو ہفتہ تک ماتم کیا جائے ۔ ایام ماتم میں وائسریگل کورٹ میں جو لیڈیاں آئیں وہ سیاہ لباس پہنکر آئیں ۔ اور باوردی افسران بازو پر بندی لگا کر آئیں ۔

اخبارات کے محصول میں اضافہ

بنارس ۔ ۲۵ ر اپریل ۔ ایک پیسہ والے پوسٹ کارڈوں کی ایک تعداد عظیم کل ڈیڈ لیٹر آفس میں تلف کرنے کے لئے بھیجی گئی ۔ ڈاکخانہ والوں کے خلاف سخت نفرت کا احساس ظاہر کیا جا رہا ہے ۔ لوگ طوعاً و کرہاً آدھ آنے والے کارڈ خریدتے ہیں ۔ اخبارات کے وی پی پیکٹوں پر اب تک وی پی فیس کے علاوہ ایک پیسہ کا ٹکٹ لگایا جاتا تھا ۔ مگر ان کے لئے نئے قواعد کے مطابق دو چند محصول کر دیا گیا ہے ۔ یعنی ۱؎ کی بجائے اب ۲؎ کے ٹکٹ لگانے پڑینگے ۔

گورنر کلکتہ دارجیلنگ میں

کلکتہ ۔ ۲۶ ر اپریل ۔ گورنر صوبہ کل دوپہر دارجیلنگ میں تشریف لائے ۔ اور دارجیلنگ میونسپلٹی اور پہاڑی آدمیوں کی ایسوسی ایشن کی طرف سے خیر مقدم کے ایڈریس پیش کئے گئے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر ممالک کی خبریں

جرمنی و امریکن میں مراسم دوستانہ

برلن ۔ ۲۳ اپریل ۔ جدید امریکن سفیر مسٹر ہفٹن نے پریذیڈنٹ کی طرف سے اپنا اعتمادی مراسلہ پیش کرتے ہوئے کہا ۔ کہ اب جرمنی اور اضلاع متحدہ (امریکہ) میں دوستانہ مراسم بڑھ جائیں گے ۔

معاہدہ روس اور جرمنی کے متعلق دول کا فیصلہ

جنوا ۔ ۲۳ اپریل ۔ دسوں طاقتوں کے نمائندے آج صبح جمع ہوئے ۔ اور انہوں نے جرمنی نمائندوں کے صدر کو اس مطلب کا مکتوب ارسال کیا ۔ کہ معاہدہ روس و جرمنی کی جو جو دفعات عام معاہدات منظورہ کے خلاف نظر آئیں گی ۔ انہیں ہماری سلطنتیں منسوخ کر دینے کی مجاز ہونگی ۔

زاغلول پاشا کی علالت

قاہرہ ۔ ۲۵ اپریل ۔ ایک سو پچاس ڈاکٹروں نے شاہ مصر سے یہ درخواست کی ہے ۔ کہ زاغلول پاشا کو "سیشلیز" سے کسی دوسری جگہ منتقل کر دیا جائے ۔ کیونکہ وہ ذیابیطس کے مرض میں مبتلا ہیں ۔ اور یہاں کی آب و ہوا ایسی ہے جس سے ان کی موت کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے ۔

اٹلی اور روس کی صلح

روس اور جرمنی نے جنوا کانفرنس کے دوران میں علیحدہ صلح کر لی ہے جس سے اتحادی سخت پریشانی میں مبتلا ہو گئے ہیں ۔ اطالوی اخبارات کا بیشتر حصہ اپنی حکومت کو مشورہ دے رہا ہے ۔ کہ جس طرح جرمنی نے روس کے ساتھ علیحدہ معاہدہ کر لیا ہے ۔ اسی طرح اٹلی بھی اس کے ساتھ علیحدہ معاہدہ کر کے اپنے لئے روس میں راستہ صاف کرے ۔

چین میں خانہ جنگی

شنگھائی ۔ ۲۳ اپریل ۔ خبر آئی ہے ۔ کہ سن یات سین نے جن چیونگ منگ کو کنٹن کی وزارت داخلہ و کوانگ تنگ کی سول گورنری اور فوجوں کی سپہ سالاری سے موقوف کر دیا ہے ۔ اخبارات یقین ظاہر کرتے ہیں ۔ کہ اس کارروائی کی وجہ یہ ہے ۔ کہ سن یات سین جنرل چینگ سولن کا دوست ہے ۔ اور چن چیونگ منگ کو اس سے اختلاف تھا ۔ سن یات سین نے کنٹن کی بری اور بحری فوج کی کمان اپنے ہاتھ میں لے لی ہے ۔ اور و ٹنگ فنگ کو کوانگ تنگ کا سول گورنر بنا دیا گیا ہے ۔

مصر کی روئی

قاہرہ ۔ ۲۴ اپریل ۔ قیمتوں کی متواتر کمی کو روکنے کے لئے گورنمنٹ نے روئی کی منڈی سے خرید شروع کر دی ہے ۔

آئرلینڈ میں ہڑتال

لنڈن ۔ ۲۵ اپریل ۔ ڈبلن میں کل عام ہڑتال کے باعث ایسی خاموشی رہی ۔ جیسی کسی گاؤں میں ہوتی ہے اس ہڑتال کا پروگرام بہت پہلے سے تیار کیا جا چکا تھا ۔ آزاد آئرلینڈ کی حالت اس ہڑتال کے باعث ایسی ہو گئی ۔ گو بیرونی دنیا سے اس کا کوئی تعلق ہی نہیں ہے ۔ ریلیں ۔ ٹریم کاریں ۔ تار ۔ ٹیلیفون دکانیں ۔ ہوٹل ۔ تھیٹر سینما وغیرہ سب بند رہے ۔ کسی قسم کے فسادات کی رپورٹ موصول نہیں ہوئی ۔ خیال کیا جاتا ہے ۔ کہ ممکن ہے ۔ کہ عام ہڑتال عرصہ تک جاری رہے ۔

لنڈن کی عورتوں کی پردہ پوشی

لنڈن میں اب لمبے لمبے کپڑوں کا رواج بہت ہوتا جاتا ہے ۔ وہاں کے درزی حیرت میں ہیں ۔ کہ اس قدر جلد فیشن کیوں بدلنے لگا امریکہ میں بھی اس قسم کی کوشش جاری ہے پہلے تو عورتوں کے کپڑے اس قسم کے ہوتے تھے ۔ کہ ٹانگوں کا اکثر حصہ کھلا رہتا تھا ۔ اور سینہ بھی بس برائے نام چھپا رہتا تھا ۔ اس کے علاوہ ایک فیشن یہ ہو گیا تھا کہ تمام جسم باہر سے نظر آتا تھا ۔ اب یہ فیشن بھی غالباً متروک ہو جائیگا ۔

یونانیوں کی جنگی کارروائی

ایتھنز ۔ ۲۶ اپریل ۔ ایک سرکاری بیان میں یہ ظاہر کیا ہے ۔ کہ یونانیوں نے سوگیا پر قبضہ کر لیا ہے یہ وہ مقام ہے جسے حال میں اٹلی نے خالی کیا ہے ۔ یونانی جنوب کی جانب بڑھ رہے ہیں ۔ اب تک ان کا مقابلہ نہایت معمولی طریقہ پر کیا گیا ہے ۔ ترکوں کے حکام نے ۴۶ یونانیوں کو گرفتار کر کے شہر ترک کر دیا ۔

مصر فلسطین اور شام کے ساتھ سلسلہ لاسلکی کا قیام

لنڈن ۔ ۲۴ اپریل ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے ۔ کہ انگلستان و مصر کے مابین سلسلہ لاسلکی دوشنبہ سے شروع ہو جائے گا ۔ اس روز سے لاسلکی کے پیغامات برطانیہ کے ہر ڈاکخانہ میں مصر فلسطین اور شام کو بھیجے جانے والے ہر ڈاکخانہ میں لئے جا سکیں گے اسی طرح ان مقامات سے دیگر مقامات کو بھی لاسلکی پیغامات جا سکیں گے ۔

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس شیخ محمد حسین صاحب منصف درجہ اول ظفروال مقام نارووال

راموں شاہ ولد کشنا شاہ قوم مہاجن ساکن ایلی تحصیل ظفروال

بنام

شیرو ولد یونداتا قوم جٹ ساکن موتنا نوری تحصیل ظفروال

دعوے مال ۶۰

بنام شیرو ولد یونداتا قوم جٹ ساکن موتنا نوالے تحصیل ظفروال

مقدمہ بالا میں بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے کہ تم دیدہ دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتے ہو اس لئے تمہارے نام اشتہار جاری کیا جاتا ہے کہ ۸ مئی ۲۲ کو حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کرو ورنہ تمہارے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جاویگی

آج بتاریخ ۲۶ ماہ اپریل سنہ ۲۲ ہمارے دستخط و مہر عدالت سے جاری کیا گیا ۔

(دستخط افسر)

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا)